سوال

کیا حیض کی حالت میں طلاق دی جا سکتی ہے؟ اگر انسان نہایت جنونی کیفیت میں توڑ پھوڑ کرتے ہوئے طلاق دے تو کیا طلاق ہو جائے گی؟

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

انسان کو چاہیے کہ وہ شادی کرنے سے پہلے نکاح وطلاق کے مسائل سے بخوبی آگاہی حاصل کرے، تاکہ اسے نکاح وطلاق کی شروط، آداب، خاونداور بیوی کے حقوق وفرائض، طلاق دینے کا شرعی طریقہ اوراس سے متعلقہ تمام احکامات کا علم ہوسکے اور وہ اپنی ازدواجی زندگی شرعی احکامات کے مطابق گزارسکے۔

حالت حیض میں دی گئی طلاق

ارشاد باری تعالی ہے:

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ (الطلاق: 1)

اے نبی! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے وقت طلاق دو۔

مفسرین نے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے وضاحت فرمائی ہے کہ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ سے مراد یہ ہے کہ تم عورتوں کو ان کی عدت کے وقت طلاق دو، یعنی جب عورت حیض سے پاک ہو تو پاکی کی حالت میں ہمبستری کیے بغیر طلاق دو، تاکہ اس کی عدت کسی کمی یا زیادتی کے بغیر پوری ہو، کیوں کہ اگر تم حالت حیض میں طلاق دو گے تو اگر اس حیض کو عدت میں شمار کرو تو عدت تین حیض سے کم رہ جائے گی اور اگر شمار نہ کرو تو تین حیض سے زیادہ ہو جائے گی، کیوں کہ بعد میں آنے والے تین حیضوں کے ساتھ اس حیض کے وہ ایام بھی شامل ہوں گے جو طلاق کے بعد باقی ہوں گے۔ اسی طرح اگر تم انہیں ایسے طہر میں طلاق دو گے جس میں ان کے ساتھ جماع کیا ہے تو ممکن ہے کہ حمل ٹھہر جائے، اس صورت میں معلوم نہیں ہوسکے گا کہ اس کی عدت کے لیے تین حیض کا اعتبار ہوگا یا وضع حمل کا۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ العِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ (صحيح البخاري، الطلاق: 5251، صحيح مسلم، الطلاق: 1471).

اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کرے، پھر اسے اپنے پاس رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اسے حیض آئے، پھر پاک ہو، پھر اگر چاہے تو اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو چھونے سے پہلے طلاق دے دے، کیوں کہ یہ وہ عدت ہے جس کے وقت اللہ تعالی نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا :

حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ(صحیح البخاري، الطلاق : 5253)

یہ طلاق مجھ پر شمار کی گئی ۔

مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حیض کی حالت میں طلاق واقع ہوجاتی ہے کیونکہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے خود وضاحت کردی ہے کہ ان کی حیض کی حالت میں دی گئی طلاق شمار ہوئی تھی ، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رجوع کرنے کا حکم دیا تھا اور رجوع تب ہی ہوتا ہے جب طلاق واقع ہو چکی ہو۔

واضح رہے کہ طلاق دینے کا سنت طریقہ درج ذیل ہے :

1. انسان اپنی بیوی کو پاکی کی حالت میں جماع کیے بغیر طلاق دے ۔

2. ایک طلاق دے ، ایک سے زائد طلاقیں نہ دے ۔

3. طلاق دینے کے بعد اگر رجوع کرنا چاہتا ہے تو کرلے ورنہ عورت کی عدت ختم ہونے دے اور اسے چھوڑدے ۔

مندرجہ بالا سطور سے واضح ہوتا ہے کہ حیض کی حالت میں عورت کو طلاق دینا خلاف سنت ہے ، ایسے کرنے والے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کی ہے ، اسے اپنے گناہ سے توبہ کرنی چاہیے ، اور یہ عزم بھی کرے کہ آئندہ ایسی خلاف ورزی کا مرتکب نہیں ہوگا ۔

لیکن اگر کسی آدمی نے حیض کی حالت میں طلاق دے دی ہے تو اس کی طلاق ہوجائے گی جیسا کہ اوپر وضاحت گزر چکی ہے ۔

شدید غصے کی حالت میں طلاق دینا

اگر انسان کو غصہ اتنا زیادہ تھا کہ اس کے اعصاب اس کے قابو میں نہیں تھے ، شدت غضب کی وجہ سے اسے شعور اور احساس بھی نہ ہو کہ وہ اپنی زبان سے کیا کہہ رہا ہے ، اس حالت میں اگر وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو طلاق واقع نہیں ہوگی ۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا :

لاطَلَاقَ ولاعِتَاقَ فِی غلَاقٍ (سنن أبي داود، طلاق : 2193) (صحیح).

اغلاق کی حالت میں نہ تو غلام آزاد ہوتا ہے اور نہ ہی طلاق ہوتی ہے ۔

اہل علم کی ایک جماعت نے " اغلاق " کا معنی اکراہ یعنی جبر یا غصہ کیا ہے ؛ یعنی شدید غصہ ، جسے شدید غصہ آیا ہو جس وجہ سے اس کے اعصاب بے قابو ہوجائیں تو یہ شخص پاگل اور نشہ کی حالت والے شخص کے مشابہ ہے ، اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی ۔

اگرانسان مکمل طورپر ہوش وحواس میں تھا ، اوراس کوادراک تھاکہ وہ اپنی بیوی کوطلاق دے کرخودسے جداکررہاہے توپھرطلاق واقع ہوجائے گی۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی